سُورۃ الفیل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

۲۔ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ○

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک سُورت بھیج کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عُلو اور مرتبہ ظاہر کیا ہے اور وہ سُورت ہے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ۔ یہ سُورت اس حالت کی ہے کہ جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مصائب اور دُکھ اُٹھا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اِس حالت میں آپؐ کو تسلی دیتا ہے کہ مَیں تیرا مؤید و ناصر ہوں۔ اِس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا۔ یعنی اُن کا مکر اُلٹا کر ان پر ہی مارا اور چھوٹے چھوٹے جانور ان کے مارنے کے لئے بھیج دئے۔ ان جانوروں کے ہاتھوں میں کوئی بندوقیں نہ تھیں بلکہ مٹی تھی۔ سِجّیل بھیگی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں۔ اِس سورۃ شریف میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ قرار دیا ہے اور اصحاب الفیل کے واقعہ کو پیش کرکے آپ کی کامیابی اور تائید اور نصرت کی پیشگوئی کی ہے۔

یعنی آپ کی ساری کارروائی کو برباد کرنے کے لئے جو سامان کرتے ہیں اور تدابیر عمل میں لاتے ہیں اُن کے تباہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اُن کی ہی تدبیروں کو اور کوششوں کو اُلٹا کر دیتا ہے کسی بڑے سامان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے ہاتھی والوں کو چڑیوں نے تباہ کر دیا ایسا ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی۔ جب کبھی اصحاب الفیل پیدا ہو گا تب ہی اللہ تعالیٰ اُن کے تباہ کرنے کے لئے اُن کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کے سامان کر دیتا ہے۔

پادریوں کا اصول یہی ہے۔ اُن کی چھاتی پر اسلام ہی پتھر ہے ورنہ باقی تمام مذاہب اُن کے نزدیک نامرد ہیں ہندو بھی عیسائی ہو کر اسلام کے ہی رَدّ میں کتابیں لکھتے ہیں۔ رام چندر اور ٹھاکر داس نے اسلام کی تردید میں اپنا سارا زور لگا کر کتابیں لکھی ہیں۔ بات یہ ہے کہ اُن کا کانشنس کہتا ہے کہ اُن کی ہلاکت اِسلام ہی سے ہے طبعی طور پر

خوف ان کا ہی پڑتا ہے جن کے ذریعہ ہلاکت ہوتی ہے۔ ایک مُرغی کا بچہ بِلّی کو دیکھتے ہی چلّانے لگتا ہے اِسی طرح پر مختلف مذاہب کے پیرو عموماً اور پادری خصوصاً جو اسلام کی تردید میں زور لگا رہے ہیں یہ اِسی لئے ہے کہ اُن کو یقین ہے بلکہ اندر ہی اندر ان کا دِل اُن کو بتاتا ہے کہ اسلام ہی ایک مذہب ہے جو ملل باطلہ کو پیس ڈالے گا۔

اِس وقت اصحاب الفیل کی شکل میں حملہ کیا گیا ہے مسلمانوں میں بہت کمزوریاں ہیں۔ اِسلام غریب ہے۔ اور اصحاب الفیل زور میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے۔ چڑیوں سے وہی کام لے گا۔ ہماری جماعت ان کے مقابلہ میں کیا ہے۔ اُن کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ اُن کے اِتفاق اور طاقت اور دولت کے سامنے نام بھی نہیں رکھتے لیکن ہم اصحاب الفیل کا واقعہ سامنے دیکھتے ہیں کہ کیسی تسلّی کی آیات نازل فرمائی ہیں۔

مجھے یہی الہام ہوا ہے جس سے صاف صاف پایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید اپنا کام کر کے رہیگی۔ ہاں اُس پر وہی یقین رکھتے ہیں جن کو قرآن سے محبت ہے جسے قرآن سے محبت نہیں وہ ان باتوں کی کب پرواہ کر سکتا ہے۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۶ مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

تُو نے دیکھ لیا یعنی تُو ضرور دیکھے گا کہ اصحاب الفیل یعنی وہ جو بڑے حملے والے ہیں اور جو آئے دن تیرے پر حملہ کرتے ہیں اور جیسا کہ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابود کرنا چاہتے ہیں ان کا انجام کیا ہوگا؟ یعنی ان کا وہی انجام ہوگا جو اصحاب الفیل کا ہوُا۔ (تبلیغِ رسالت (مجموعہ اشتہارات) جلد دہم صفحہ ۱۲۹)

ایک دوست نے حج کے موقع پر ناقابلِ برداشت تکالیف کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اِس سال حاجیوں کو اِس قدر تکالیف کا سامنا کرنا پڑا کہ معلوم ہوتا تھا شاید حج بالکل بند ہو جائے۔ رستہ میں پہلے درجہ کی بدامنی تھی اور طامع اور حریص کارکنوں نے اپنے فائدہ کی خاطر ہزاروں افراد کی پرواہ نہ کی۔

اِس پر حضور نے فرمایا:۔

ہم آپ کو ایک نصیحت کرتے ہیں۔ ایسا ہو کہ ان تمام امورِ تکالیف سے آپ کی قوتِ ایمانی میں کسی قسم کا فرق اور تزلزل نہ آوے۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اِبتلاء ہے اس سے پاک عقائد پر اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ اِن باتوں سے اُس متبرک مقام کی عظمت دلوں میں کم نہ ہونی چاہیئے کیونکہ اس سے بدتر ایک زمانہ گذرا ہے کہ یہی مقدس مقام نجس مُشرکوں کے قبضہ میں تھا اور انہوں نے اُسے بُت خانہ بنا رکھا تھا بلکہ یہ تمام مشکلات اور مصائب خوش آئند زمانے اور زندگی کے درجات ہیں۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے بھی زمانہ کی حالت خطرناک ہو گئی تھی اور کُفر و شرک اور فساد اور ناپاکی حد سے بڑھ گئے تھے تو اس ظلمت کے بعد بھی ایک نور دُنیا میں ظاہر ہوُا تھا اسی طرح اب بھی اُمّید کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان مشکلات کے بعد کوئی بہتری کے سامان بھی پیدا کر دے گا اور خدا تعالیٰ کوئی سامانِ اصلاح پیدا کر دے گا بلکہ اسی متبرک اور

مقدس مقام پر ایک اور بھی ایسا ہی خطرناک : ور نازک وقت گذر چکا تھا جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی تھی۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ الخ۔

غرض یہ اَب تیسرا واقعہ ہے اِس کی طرف بھی اللہ تعالیٰ ضرور توجہ کرے گا اور خدا کا توجہ کرنا پھر قہری رنگ میں ہی ہوگا۔

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۲ ؍ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ اوّل)